REGD. No: L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳،
سہ ماہی ۷،
خطبہ نمبر ۵،

یوم سہ شنبہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۶ امان ۱۳۴۱ ہش ۶ مارچ ۱۹۶۲ء نمبر ۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اعصابی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھُمَّ آمین

قومی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس یکم جون کو راولپنڈی میں ہوگا

"دستور کمیشن کی رپورٹ اور نئے آئین میں اختلافی امور کی وضاحت کی جائے گی"۔

(منظور قادر)

راولپنڈی ۵ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل راولپنڈی میں بتایا کہ نئے آئین کے تحت منتخب ہونے والی پارلیمنٹ کا اجلاس راولپنڈی میں بلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر منظور قادر نے کہا قومی پارلیمنٹ کا مستقل صدر مقام ڈھاکہ ہی ہوگا۔ چنانچہ ڈھاکہ میں وفاقی علاقہ تیار ہوجانے پر قومی پارلیمنٹ کے اجلاس وہیں ہوا کریں گے"۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ راولپنڈی چھاؤنی میں پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے لئے ایک عمارت ـــ "ایوب ہال" کی تزئین و آرائش کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ہال اپریل کے آخر تک ہر لحاظ سے مکمل ہوجائے گا۔ اس ہال میں ۲۰۰ افراد کے لئے گنجائش ہوگی۔ پبلک اور پریس گیلریاں قریب قریب مکمل ہوچکی ہیں۔ قبل ازیں اس ہال کا نام جی۔ ایچ کیو سنٹر ہوا کرتا تھا۔ خیال ہے اب پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس یکم جون بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے ہی بلایا جاسکے گا۔ عارضی انتخابی پروگرام کے مطابق مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کے لئے پولنگ اپریل کے آخر میں ہوگا۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے لاہور کے ہوائی اڈہ پر صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ عنقریب ایسے پمفلٹ شائع کئے جائیں گے جن میں نئے آئین کی بعض دفعات کی وضاحت کی جائے گی۔ عین ممکن ہے ان پمفلٹوں میں مسٹر جسٹس شہاب الدین کی زیر قیادت آئینی کمیشن کی رپورٹ اور نئے آئین میں فرق اور تضاد کی وضاحت بھی کی جائے۔ آپ نے بتایا کہ وزارت اطلاعات اور قومی تعمیر نو نے ایسے پمفلٹ پہلے ہی طبع کرالئے ہیں۔ مسٹر منظور قادر نے جو کابینہ کی آئینی سے متعلقہ سب کمیٹی کے چیئرمین بھی تھے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نئے آئین پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا اور کہا آئین کو اپنے حالات کے مطابق انتہائی کامیابی سے قابل عمل بنانے کی مساعی کی گئی ہیں۔ اور اب یہ مستقبل ہی بتلائے گا کہ فی الحقیقت اس پر کس حد تک عمل ہوتا ہے۔

مسٹر منظور قادر نے ایک اور سوال پر کہا ایک قانون دان کی حیثیت سے بھی میں یہ کہوں گا کہ میں اس آئین سے پوری طرح مطمئن ہوں۔

"دفاعی معاہدوں کے بارے میں امریکی پالیسی تبدیل نہیں ہوئی" (چیسٹر باؤلز)

کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے بارے میں سوالات کا جواب دینے سے انکار

راولپنڈی ۵ مارچ۔ صدر کینیڈی کے خاص مشیر مسٹر چیسٹر باؤلز نے کل راولپنڈی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ امریکہ کی طرف سے صرف ان ملکوں کو امداد دی جائیگی جو امداد کو صحیح طریقوں سے استعمال کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ دفاعی معاہدوں کے متعلق امریکہ کے نظریات تبدیل نہیں ہوئے۔

صدر کینیڈی کے مشیر نے بھارت اور افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات اور کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے بارے میں اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ انہوں نے اخباری نمائندوں سے درخواست کی کہ اس سلسلہ میں کوئی سوال نہ کیا جائے۔

مسٹر چیسٹر باؤلز نے حکومت پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ پاکستان کے منصوبے انتہائی حقیقت پسندانہ ہیں اس لئے پاکستان نے جتنی امداد طلب کی ہے امریکہ نے اسے اتنی ہی دے دی ہے انہوں نے کہا کہ دوسرے ترقی پذیر ملکوں کی طرح پاکستان نے بنیادی مسائل کی طرف پوری توجہ دی ہے۔ چنانچہ صنعتی ترقی کے جوش میں زراعت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ان تین چار ملکوں میں سے ایک ہے جو امریکی امداد کو بہترین طریقہ سے استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ امریکہ صرف ان ملکوں کو مدد دے گا جو اس کو بہترین طریقہ سے استعمال کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان اپنی ٹھوس اقتصادی منصوبہ بندی کے باعث اور امریکی امداد حاصل کر سکے گا۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۵ مارچ۔ کل یہاں مورخہ ۲۶ رمضان کو قبل دوپہر خاصی تیز بارش ہوئی۔ جو ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی اس سے قبل ۲۴ اور ۲۵ رمضان کی درمیانی شب بھی دو مرتبہ ہلکے ہلکے چھینٹے پڑے تھے کل کی بارش سے موسم میں خنکی کا اثر بڑھ گیا ہے۔

شہر سیالکوٹ میں عید الفطر کی نماز

عید الفطر کی نماز جامعہ احمدیہ سیالکوٹ میں بوقت ۹-۳۰ صبح پڑھی جائیگی۔ احباب وقت پر تشریف لادیں۔ مستورات کے لئے انتظام احمدیہ گرلز ہائی سکول میں ہوگا۔ شرح فطرانہ ایک روپیہ فی کس ہے۔ اور عید فنڈ کم از کم ایک روپیہ ہے جو نماز عید سے پہلے ادا کرنا لازمی ہے۔

بابو قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

ایوب نہرو ملاقات

کراچی ۵ مارچ۔ پنڈت نہرو نے کشمیر سمیت متنازعہ امور کے متعلق دونوں ملکوں کے سربراہوں کی براہ راست بات چیت کی جو پیشکش کی ہے اس پر غور کیا جارہا ہے۔ باخبر حلقوں نے کہا ہے کہ اگر بھارت کے رویہ کا اندازہ بھارتی لیڈروں کے بیانات کی روشنی میں لگایا جائے تو سردست کوئی ایسی تبدیلی نظر نہیں آتی جس سے سربراہوں کی ملاقات کے ساتھ مثبت توقعات وابستہ کی جاسکیں۔ جب کہ بھارت زیادہ فراخدلی سے بات چیت پر آمادہ نہ ہو۔ اس وقت تک براہ راست بات چیت کا کوئی امکان نہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ مارچ ۶۲ء

بس اے محبانِ رسول اللہ ......

حال ہی میں انگلستان سے یہ خبر آئی ہے کہ وہاں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ناپاک حملے کئے گئے ہیں۔ یہ کوئی انوکھی خبر نہیں ہے۔ یورپ اور امریکہ یا یوں کہنا چاہیئے کہ مغربی دنیا کفر و شرک کا ایک عظیم پہاڑ ہے جس میں ہزاروں لاکھوں زہریلے مادے بھرے ہیں۔ وہ ایک الحاد اور عیسائیت کا ایک ایسا مخلوبہ ہے کہ جس کو کوہ آتش فشاں کہا جا سکتا ہے جو اپنا لاوا پھینک پھینک کر زمین اور آسمان کی فضا کو نجاست سے بھر رہا ہے جس میں سانس لینا بھی زندگی کے لئے خطرناک ہے اس لئے اگر وہاں سے اسلام کے خلاف لٹریچر شائع ہوتا ہے تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔

صدیوں سے پادری اور نیچر پرست اسلام کے خلاف زہر اگلتے رہے ہیں۔ صدیوں کے پراپیگنڈہ نے ان لوگوں کو اسلام کے خلاف تعصب کا پتھر بنا دیا ہوا ہے۔ ایک عظیم چٹان جس سے ٹکرانا کوئی آسان بات نہیں یہ اندھیروں کا ایک اتھاہ سمندر ہے جو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اندھیروں کے ایسے طوفانی سمندر میں اسلامی روشنی کی کشتی نوح چلانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں۔ اور اندھیروں سے نور کی شعاع کی توقع رکھنا بظاہر ناوانی کی بات معلوم ہوتی ہے۔ کفر و شرک و تذبذب کے اس جھلستے ہوئے صحرا میں گھس جانا بڑے دل گردے کی بات ہے۔

آج سے ساٹھ ستر سال پہلے ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ اور عیسائیت کے خطرہ کی گھنٹی بجائی تھی چنانچہ آپ اپنی سب سے پہلی تصنیف "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کا فلسفہ اور طبعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بداثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمنِ دین ہیں۔ جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔

...... عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمان داری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقبولوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔ یہاں تک کہ ناٹک کے تماشاؤں میں نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ہادیٔ پاک اسلام کی بُرے بُرے پیرایوں میں تصویریں دکھلائی جاتی ہیں اور سوانگ نکالے جاتے ہیں اور ایسی افترائی تہمتیں تھیٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہیں جن میں اسلام اور نبیٔ پاک کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے پوری حرامزدگی خرچ کی گئی ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۲)

یہ حوالہ بے شک طویل ہے مگر یہ مغربی حلقہ تہذیب کا صحیح فوٹو ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند الفاظ میں اتارا ہے۔ آج جبکہ پریس وغیرہ ذرائع نشر و اشاعت سینکڑوں گنا بڑھ گئے ہیں کوئی تعجب نہیں کہ مغرب میں اسلام کے خلاف ایسی کتابیں زیادہ سے زیادہ شائع ہو رہی ہیں۔ انگلستان کیا۔ یورپ کے باقی ممالک اور امریکہ سے آئے دن ایسی خبریں آتی ہی رہتی ہیں کہ فلاں اخبار نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ گستاخی کی ہے۔

یہ تو وہ چیزیں ہیں جو ہمارے نوٹس میں آ جاتی ہیں اور ہم تلملانے لگتے ہیں لیکن اگر ہم کو اس تمام لٹریچر کا علم ہو جائے جو آپ پر اور اسلام پر گند اچھالنے کے لئے ان ممالک میں شائع ہوتا ہے تو غم و غصہ سے شاید ہماری روح ہی فنا ہو جائے۔ یہ غم و غصہ بے شک جائز ہے کیونکہ ہم دنیا میں جس واحد شخصیت سے اپنے ماں باپ سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

اگر ہمارے عہد کے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بخشا تو یقیناً اس کی واحد وجہ یہی ہو گی کہ اکثر کے دل آپ کی ذات کی محبت سے پر ہیں۔ تاہم سوچنا چاہیئے کہ کیا ہم بخشش کے حقدار ہیں۔ بے شک ہمارے دلوں میں آپ کی بے حد محبت ہے۔ مگر اس محبت کا کیا فائدہ جبکہ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ آپ پر درود بھیجنے کی بجائے نعوذ باللہ دشنام طرازی کر رہا ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ ایسی محبت کا کیا فائدہ اگر ہم سب کچھ دیکھتے ہوئے اور جانتے بوجھتے ہوئے بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے تو فرمائیے ہماری محبت اور کیا پہاڑ اکھاڑے گی آپ کی محبت کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم جہاں بھی ہوتے اٹھ کھڑے ہوتے اور جب تک ایک ایک دل سے آپ کی عداوت کو نکال نہ لیتے دم نہ لیتے جب تک ان موہنوں سے جن سے وہ گالیاں دیتے ہیں درود شریف نہ نکلوا لیتے ہم کو چین نہ آتا۔ جن ہاتھوں سے وہ دشنام طرازی کے صحیفے لکھ لکھ کر نشر کرتے ہیں۔ جن مشینوں سے وہ چھپتے ہیں ان پر صبغۃ اللہ نہ پھیر دیتے ہم کھانا پینا چھوڑ دیتے۔

اس کی بجائے ہم "ہمہ تن دیدم دم نہ کشیدم" کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں اگر زیادہ سے زیادہ کچھ کیا بھی تو حکومتوں کے دامن کھینچنے لگے کہ سپاہیو آگے بڑھو اور دشمن کو روکو ہم ذرا سستا لیں۔ کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا تقاضا نعوذ باللہ اتنا ہی بودا ہے۔

بھائیو یہ کوئی جذباتی بات نہیں ہے اگر آپ دین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعی محبت کرتے ہیں تو بجائے ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے کے "خانہ جنگی" کی بجائے اصل میدان کارزار میں نکلو۔ دیکھو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تم سے فریاد کر رہی ہے اس روح پر فتوح پر درود پڑھتے ہوئے نکلو مغربی دنیا کی رگ رگ میں پھیل جاؤ۔ قرآن کریم کے تراجم کے ہر زبان میں ڈھیر لگا دو۔ چپہ چپہ کو اللہ تعالیٰ کی سجدہ گاہ بنا ڈالو ہر دلیس میں کعبۃ اللہ کی شعاعیں بچھا دو فتح ہماری ہے۔ نصرٌ من اللّٰہ وفتحٌ قریب۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اس عظیم خطرے کی نشاندہی کی وہاں آپ چپ ہو کر نہیں بیٹھے آپ نے دنیا کو اسی وقت للکارا اور فرمایا کہ میں اس کوہ آتش فشاں سے نبرد آزما ہوں گا۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس طاغوت کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ چنانچہ آپ کی کھڑی کی ہوئی جماعت احمدیہ نے مغربی دنیا کا یہ چیلنج قبول کر لیا اور آج ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کھڑی کی ہوئی تحریک جدید کے مجاہدوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کفر گڑھوں میں گھس گئے ہیں۔ وہ کیا کام کر رہے ہیں؟ اس کی داستانیں آپ یورپیوں کی ہی زبان سے سُن رہے ہیں جن کا ذکر اکثر الفضل میں اور ماہنامہ انصار اللہ میں آتا رہتا ہے اور روز بروز یہ روشنی پھیلتی ہی چلی جا رہی ہے۔

اللّٰھمّ زدْ فزد

درخواستِ دعا

احباب جماعت ان خاص ایام میں بالخصوص ۲۹ رمضان المبارک کی دعا میں خاکسار اور متعلقین کی دینی و دنیوی اصلاح و ترقی تعلق باللہ عظیم الشان خدماتِ دینیہ کی توفیق بچوں کی امتحانات میں اعلےٰ کامیابی اور سب کے انجام بخیر کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی اے انسپکٹر وقفِ جدید ربوہ

۲۔ مکرم ملک احمد خان صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ محلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب کو اعتکاف کی برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

(محمد لطیف محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

رمضان کے روزے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے بعض اہم ارشادات

(۲)

سوال:۔ ایک دیہاتی چٹھی رسال نے روزہ کے متعلق پوچھا کہ میں بوجہ سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔

جواب:۔ فرمایا:۔ جن کی ملازمت سفر کی ہو ان کو روزہ معاف نہیں ہو سکتا. اگر بیمار ہو جائے تو اور بات ہے۔

(الفضل ۱۵ جولائی ۱۵ء)

سوال:۔ سحری کے وقت ایک شخص کی آنکھ نہیں کھلی اس روز اس نے روزہ بباعث سحری نہ کھانے کے نہیں رکھا۔ اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔

جواب:۔ فرمایا:۔ اگر اٹھ کر پھر روزہ نہیں رکھ سکتا تو اسکے عوض رمضان کے بعد رکھ لیوے۔

(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۱۶ء)

سوال:۔ رمضان کا روزہ سوموار سے شروع ہے ایک احمدی بھائی نے اس روز اس خیال سے روزہ نہیں رکھا کہ اتوار کو چاند بباعث ابر محیط ہونے نظر نہیں آیا۔

جواب:۔ فرمایا:۔ اس کے عوض رمضان کے بعد رکھ لیوے۔

(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۱۶ء)

سوال:۔ امریکہ کے نومسلم بشیر الدین صاحب نے لکھا "اس وقت میں روزے رکھ رہا ہوں گو مجھے صحیح علم نہیں کہ رمضان کس تاریخ کو شروع ہوا۔ میں نے روزے گزشتہ ماہ کی ۱۲ تاریخ کو شروع کئے تھے اور اس ماہ کی ۲۰ تاریخ تک رکھونگا۔"

جواب:۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ آپ کا خط ملا اس بات کو معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ روزے رکھ رہے ہیں۔ رمضان المبارک ۵ رمئی سے ۲ جون تک رہا اور ۳ جون کو عید ہوئی۔ لیکن جس شخص کو علم نہ ہو وہ جس وقت بھی روزے رکھے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مقبول ہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا ہمارے علم کے مطابق ہم سے مطالبہ کرتا ہے اگر وہ اپنے علم کے مطابق ہم سے معاملہ کرے تو دنیا کا کوئی انسان بھی نجات نہ پائے۔

(الفضل ۲۸ جولائی ۵۴ء)

نماز تراویح

الف۔ قیام رمضان جسے عوام الناس تراویح کہتے ہیں کوئی الگ نماز نہیں وہی تہجد کی نماز ہے۔ جسے متقی مسلمان بارہ مہینے پڑھتے ہیں۔ ہاں رمضان میں زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ اولیٰ طریق یہ ہے کہ تہجد اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

(ب) لیکن عام طور پر یہی مناسب ہے کہ اگر کوئی حافظ میسر ہو تو سحری کھانے سے پہلے پچھلی رات با جماعت ادا کریں۔ کیونکہ بعض لوگ اکیلے اکیلے پڑھنے میں سستی کرتے ہیں۔

(ج) اگر پچھلی رات نہیں پڑھی جا سکتی تو عشاء کی نماز کے بعد نماز پڑھ لیا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں صحابہ کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا۔

(د) مگر آجکل جو رسم کے طور پر تراویح پڑھی جاتی ہے اس سے سختی سے احتراز لازم ہے۔

(ہ) ۱۱ رکعت مع وتر

(و) تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے بعض لوگ جو ان کو دو الگ عبادتیں خیال کر کے دونوں کو ادا کرتے ہیں یہ غلطی ہے۔

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۴ء)

رمضان شریف میں تراویح کے لئے کسی غیر حافظ کا قرآن دیکھ کر حافظ کو بتلانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو حضور نے فرمایا:۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ اس کے متعلق نہیں دیکھا۔ اس پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے کہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔ جائز ہے تو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے یہ انتظام بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص تمام تراویح میں بیٹھ کر نہ سنتا رہے بلکہ چار آدمی دو دو رکعت کے لئے سنیں۔ اس طرح ان کی بھی چھ چھ رکعتیں ہو جائیں گی۔

عرض کیا گیا کیا فقہ اس صورت کو جائز ٹھہراتی ہے۔

فرمایا:۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن کریم سننے کی عادت ڈالی جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ تو ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے ہے جیسے کوئی کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر ہی پڑھ لے اور بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے یا جس طرح کسی شخص کے کپڑے کو غلاظت لگی ہو اور وہ اسے دھو نہ سکے تو اسی طرح نماز پڑھ لے یہ کوئی مسئلہ نہیں بلکہ ضرورت کی بات ہے۔

(الفضل ۲۱ فروری ۳۰ء)

اعتکاف

فرمایا:۔ اعتکاف کے لئے بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں کبھی دس دن ہو جاتے ہیں اور کبھی گیارہ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں کو قبولیت دعا کا وقت بتانے کے لئے باہر نکلے تھے۔ مگر اس وقت دو آدمی آپس میں لڑتے ہوئے آپؐ نے دیکھے تو فرمایا کہ تم کو دیکھ کر مجھے وہ وقت بھول گیا ہے۔ مگر اتنا فرما دیا کہ ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں یہ وقت ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ ان راتوں کے علاوہ بھی یہ وقت آتا ہے مگر رمضان کی آخری راتوں میں قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تجربہ کی بناء پر فرمایا کہ ستائیسویں کی رات کو یہ وقت ہوتا ہے۔

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۴ء)

کہ جہاں احمدیہ مسجد نہ ہو تو گھر میں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں

ایک شخص کے خط کے جواب میں فرمایا:۔ مسجد کے باہر اعتکاف ہو سکتا ہے۔ مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا۔

(فائل مسائل دینی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

صدقۃ الفطر ہر غریب اور امیر پر فرض ہے

چوتھی قسم کی عبادت کی مثال صدقہ وخیرات ہے اس عبادت کی بھی اسلام نے انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتیں مقرر کی ہیں اور فرضی اور نفلی مقرر کی ہیں ہر عید کے موقعہ پر رمضان کے بعد عید کی نماز سے پہلے ہر مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ کم از کم ڈیڑھ سیر گندم یا اور مناسب غلہ خدا کے لئے غرباء کی خاطر دے۔ خواہ غریب ہو یا امیر۔ غریب اس میں سے دے جو اس کو اس دن ملا ہو اور امیر اس میں سے دے جو اس نے پہلے سے کما چھوڑا ہو (دیباچہ تفسیر القرآن)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سحری کی برکات

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحّروا فان فی السحور برکۃ

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری ضرور کھایا کرو۔ کیونکہ سحری میں عظیم الشان برکت ہے۔

تشریح:۔ مسلمانوں اور اہل کتاب کے روزوں میں امتیازی پہلو سحری کا ہے۔ اہل کتاب روزہ رکھتے ہیں مگر سحری کے وقت بیدار نہیں ہوتے۔ جسمانی لحاظ سے اور باطنی لحاظ سے بھی یہ طریقہ نقصان کا باعث ہے۔ مگر اسلام کے روزوں میں وسطی اور اعتدالی نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ سحری کے وقت بیدار ہونے میں بھوک اور پیاس کا وقت جہاں کم ہوتا ہے وہاں سحری کے وقت نوافل اور تہجد کی ادائیگی کی توفیق بھی مل جاتی ہے اور اس وقت کے نوافل ایک خاص روحانی کیفیت۔ لذت اور قبولیت کا باعث ہوتے ہیں۔ روزہ کی غرض دراصل حصول تقوےٰ۔ روحانیت اور تعلق باللہ کو بڑھانا ہے اور یہ مقصد سحری کے وقت بیدار ہونے سے ہی حاصل ہوتا ہے

(مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

۶ مارچ ۔ اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

از مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ مقیم خوشاب

مذاہب عالم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور جب دنیا میں آتے ہیں تو بشیر و نذیر بن کر آتے ہیں۔ ان کی بعثت کے وقت جو سعید الفطرت انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے ان کا ساتھ دیتے ہیں اور حق کی تائید کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے باران رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور وہ دین و دنیا سے اعلیٰ برکات و افضال سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس الٰہی مامورین کے مقابلہ پر اترنے والے لوگ غضب الٰہی کے مورد بن جاتے ہیں اور انجام کار ناکامی و نامرادی سے ہمکنار رہتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے پر لبیک کہنے والے اور حق کی تائید کرنے والے دینی و دنیوی طور پر عظیم الشان افضال و برکات کے وارث ہوئے مگر جنہوں نے تعصب اور بغض سے کام لیتے ہوئے تکبر کی راہ اختیار کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی لعنت کے سزاوار ہوئے۔

اسی قدیم سنت کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر بے شمار صداقت اسلام کے جمالی و جلالی دونوں طرح کے عظیم الشان روشن نشانات ظاہر کئے۔ انہی نشانات و تائیدات الٰہیہ کا یہ اثر ہے کہ آج سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اسلام اکناف عالم میں پھیل رہا ہے۔ اسلام کے لئے شان و شوکت کے دن قریب آ رہے ہیں ۔۔۔ ان نشانات میں سے ۶ مارچ کا دن بھی ہے۔ یہ وہ فیصلہ کن دن ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ایک زبردست قہری تجلی کا اظہار کیا اور اسلام کے فتح نصیب جرنیل کے ذریعہ غیر مسلموں کے ایک نامی پہلوان کو شکست فاش دی۔ مقابلہ دو شخصوں کے درمیان نہیں تھا بلکہ مقابلہ حق اور باطل کے درمیان تھا۔ جس کا فیصلہ آخر کار ۶ مارچ کو ہوا۔ یعنی آریوں کے مشہور لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری اس روز خدا کے غیبی ہاتھ سے خارق عادت طور پر ہلاک ہو گئے۔ آریہ قوم اس زمانہ میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت گندے حملے کرنے میں پیش پیش تھی۔ ان کے لیڈر پنڈت لیکھرام تو حد درجہ بڑھے ہوئے تھے اور انہوں نے تو اسلام اور سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف وہ زہر اگلا اور اس قدر دریدہ دہنی اور بدزبانی کی کہ ان کے تصور سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کہ جن کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت کو دنیا میں آشکارا کرنا اور اپنے آقا سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو ظاہر کرنا تھا۔ وہ ایسے موقعہ پر کیسے چپ رہ سکتے تھے۔ آپ نے اس شخص کو بہت روکا اور سمجھایا۔ مگر اس کے طرز عمل میں بجائے کچھ کمی آنے کے اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اس کی بے باکی کا اندازہ قارئین کرام اس سے لگا سکتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضا و قدر کی نسبت پیشگوئیاں شائع کی جائیں تو اندرمن ڈر گیا لیکن لیکھرام نے بڑی جسارت سے آپ کو جواباً لکھا کہ جو چاہو میری نسبت شائع کردو۔ بہتر ہوگا کہ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی آپ کے اپنے الفاظ میں بیان کر دی جائے جس سے اس پیشگوئی کی غرض و غایت اور پس منظر بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔

پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیشگوئی

حضور فرماتے ہیں:۔

"سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد له خوار له نصب و عذاب

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے (یعنی لیکھرام کے لئے ناقل) ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے ۶ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کے عوض میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں ...... جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسی ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے زیادہ اس سے کیا لکھوں واضح رہے کہ اس شخص (یعنی لیکھرام ناقل) نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپ جاتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو ...... اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور ان کے دل نرم ہو جاتے۔ اب میں اس خدا تعالیٰ عزوجل کے نام پر ختم کرتا ہوں جس کے نام سے شروع کیا تھا والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد المصطفیٰ افضل الرسل و خیر الوریٰ سیدنا و سید کل ما فی الارض والسماء

خاکسار

مرزا غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور

۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

(دیکھئے کتاب آئینہ کمالات اسلام آخری صفحات)

ہمارے غیر از جماعت احباب ذرا غور فرمائیں اور دیکھیں کہ اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سینہ میں اسلام کا کتنا درد تھا اور کس قدر تڑپ تھی۔ نیز سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ کس قدر عشق اور محبت رکھتے تھے۔ اور اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے کس قدر غیرت مند تھے۔ پنڈت لیکھرام کے نہایت ہی مکروہ طرز عمل سے آپ کا دل چھلنی ہو رہا تھا۔ آپ نے اسے بار بار سمجھایا کہ:۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمد

رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم
بجو در آل و اعوان محمد

الا اے منکر از شان محمد
ہم از نور نمایان محمد

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

یعنی خبردار اے اسلام کے نادان اور گمراہ دشمن سن تو میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر اور اللہ تک پہونچنے کا رستہ جسے لوگ کھو بیٹھے ہیں۔ اسے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں اور آپ کے لائے ہوئے دین کے مددگاروں میں تلاش کر۔ ہاں اے وہ شخص جو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کے کھلے کھلے نور کا بھی منکر ہے تو اگرچہ (اس زمانہ میں دوسرے مذاہب میں) کرامت بے نام و نشان ہے لیکن آ میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غلاموں میں اس کا مشاہدہ کر۔

پھر آپ اپنی کتاب کرامات الصادقین (مطبوعہ ۱۸۹۳ء) میں فرماتے ہیں:۔

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی ” مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت اللہ تعالیٰ نے بشارت دی اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے قریب ہوگا “

غرضیکہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر نہایت تحدّی کے ساتھ دنیا کی تمام قوموں کو واضح طور پر آگاہ کر دیا کہ

(۱) پنڈت لیکھرام پر اس کی گستاخیوں اور بے ادبیوں (جو اس نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے متعلق کیں) کی وجہ سے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک یہ ہیبت عذاب نازل ہوگا۔

(۲) اس کی ایک نہایت ہی واضح نشان بیان کروں کہ اس کو یہ سزا عید کے دن کے قریب ملے گی۔

(۳) آریہ قوم یا کوئی خواہ کتنی کوشش کرے وہ پنڈت لیکھرام کو اس عذاب سے بچا نہ سکے گی۔

(۴) اس زبردست پیشگوئی کے پورا ہونے کے نتیجہ میں دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ اب زندہ مذہب صرف اسلام ہے اور یہ کہ نجات اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسلام کے سوا کوئی مذہب نجات کے قابل نہیں ہے بلکہ اسلام سے باہر سراسر محرومی ہی محرومی اور ناکامی ہی ناکامی ہے۔

(۵) مسلمانوں کے لئے بھی یہ نشان ہے۔ یعنی ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال سچے اور وفادار غیور خادم ہیں اور واقعی اس زمانہ میں اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے اور باقی مذاہب کو مغلوب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

(۶) یہ کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اب بھی اپنے پیارے بندوں سے بذریعہ وحی و الہام ہمکلام ہوتا ہے اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے ۱۸۹۳ء میں سر سید احمد خاں صاحب مرحوم کو (جو دعا کی تاثیر اور الہام و وحی کے قائل نہیں تھے) اپنی کتاب ” برکات الدعا “ میں مخاطب کرکے لکھا ہے ؎

اے کہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرت ہائے حق
قصہ کوتاہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

یعنی ” اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اگر دعا میں اثر ہوتا ہے تو وہ کہاں ہے۔ میری طرف آ اور انکار نہ کر اور اگر دعا کا اثر دیکھنا چاہتا ہے تو آ اور میری دعا کا نتیجہ دیکھ لے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ قبول ہو گئی ہے یعنی لیکھرام کے متعلق میری دعا “

لیکھرام کا دعویٰ

جوں جوں مذکورہ بالا پیشگوئی کی ... سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی طرف سے وضاحت ہوتی گئی۔ پنڈت لیکھرام پہلے سے بھی زیادہ شوخی اختیار کرتے چلے گئے اور بیباکی میں بڑھ گئے حتیٰ کہ پورے طور پر تیار ہو کر مقابلہ کیلئے میدان میں آ گئے اور ویدوں کی تائید اور قرآن شریف کی تکذیب کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھا کہ:۔

” اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا “ (خبط احمدیہ صفحہ ۳۴۴ بحوالہ حیات طیبہ صفحہ ۲۱۶)

پھر حضرت اقدسؑ کے متعلق یہ بھی دعویٰ کیا کہ:۔

” یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائیگا کیونکہ (نعوذ باللہ) کذاب ہے “

پھر لکھا کہ:۔ ” تین سال کے اندر اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہیگا “ (تکذیب براہین احمدیہ صفحہ ۳۱۱ بحوالہ حیات طیبہ)

خدائی فیصلہ اور قہری تجلی کا ظہور

اب دیکھئے خدا تعالیٰ کا فیصلہ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی (جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں کی گئی تھی) سے پانچویں سال میں یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو عید الفطر (جو جمعہ کو ہوئی تھی) کے دوسرے دن ہفتے کو عصر کے وقت کسی نامعلوم ہاتھ سے قتل ہو کر اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر ثبت کرتے ہوئے اگلے روز دنیا سے چل بسا (ہفتہ کے روز شدید طور پر زخمی ہو کر اگلے دن اتوار کو دنیا سے کوچ کر گیا)

اور باوجود دوڑ دھوپ کے قاتل کا کوئی سراغ نہیں ملا کہ وہ کوئی آدمی تھا یا فرشتہ واللہ اعلم الغیب۔

گویا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی جس وضاحت سے کی گئی تھی اسی طرح نہایت آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی۔ لیکھرام نے حضور کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ ” یہ شخص تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا۔ اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اس کی اولاد میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا “ مگر لیکھرام کا دعویٰ بالکل غلط ثابت ہوا۔ وہ خود ہی مورد غضب الٰہی ہو کر ناکام و نامراد دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کی خواہش کے برعکس اس کی اپنی نسل ختم ہو گئی۔ لیکن دوسری طرف مسیح محمدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسمانی اور روحانی باغات میں بہار آئی۔ ایسی بہار جو سدا بہار کا رنگ رکھتی ہے جو دائمی اور غیر محدود ہے جس کا سلسلہ قیامت تک ختم نہ ہوگا۔ لیکھرام کو خدا تعالیٰ نے جھوٹا ثابت کرتے ہوئے تین سال چھوڑ بلکہ کئی سال (پندرہ بیس سال کے قریب) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ رکھا بلکہ ہر لحہ

ہر گھڑی تازہ بتازہ نشانات دکھاتا رہا۔ اور جس احیائے و اشاعت اسلام کے مشن کو لیکر آپ آئے تھے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی سعادت عطا فرمائی اور خارق عادت علمیہ اور ترقی سے نوازا۔ بالآخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خدا تعالیٰ کے الہام کے مطابق طبعی موت سے ایسی حالت میں دار فانی کو چھوڑا کہ جبکہ آپ کی جسمانی ذریت بھی موجود تھی اور روحانی ذریت بھی موجود تھی۔ یہ ساری ذریت ایک تنظیم کے ساتھ (بنیان مرصوص کے رنگ میں) خدمت اسلام کے لئے ہر لحہ تیار تھی۔ اس کے بعد ہر دن جو چڑھا وہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور کامیابی کے نئے سامان لے کر آیا اور آپ کی دونوں قسم کی اولادوں جسمانی اور روحانی اولاد نے اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن کا وہ کام کر کے دکھایا کہ جس کا اعتراف دشمن کو بھی کرنا پڑا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلہ ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہے گا اور آخرکار دنیا پر چھا جائے گا۔ آمین ثم آمین۔

قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

ادائیگی زکوٰۃ اور رمضان المبارک

احباب جماعت میں بعض ایسے خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال میں کشائش بخشی ہوئی ہے اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم رمضان المبارک میں ادا کیا کرتے ہیں۔ سو گذارش کہ رمضان شریف کے مبارک مہینہ کا اب آخری عشرہ ہے اور صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال بھی قریب الاختتام ہے۔ لہذا براہ مہربانی صاحب نصاب احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم رمضان المبارک میں ادا فرما کر دوگنا ثواب حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواست دعا

(۲) میں لمبے عرصہ سے دردوں کی وجہ سے بیمار ہوں۔ دل کے غشی کے دورے بھی ہوتے ہیں۔ پٹھوں میں درد کی شکایت ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے جسم پھول گیا ہے سانس بھی پھول جاتا ہے چلنے پھرنے سے معذور ہوتا جا رہا ہوں۔ میری بیوی بھی کچھ عرصہ سے بیمار رہی ہے۔ مقروض بھی ہوں۔ اور ساتھ مالی پریشانی لاحق ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے نہایت عاجزانہ طور پر درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت ہمیں بیماریوں سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین

(خاکسار عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام الدین صاحب مرحوم۔ ڈسکہ خاص وارڈ نمبر ۵۔ مکان نمبر ۱۱۴۴۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

مومنوں کے دلوں میں سکینت پیدا ہونے کا ایک ذریعہ

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء) پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس کے چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر جماعت میں کچھ کمزور لوگ ہوتے ہیں ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض کمزور اور منافق تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی کمزور اور منافق تھے حالانکہ یہ لڑائی کا زمانہ تھا اور اب بھی ہماری جماعت میں بعض کمزور اور منافق ہیں۔ اور آئندہ بھی ایسے کمزور اور منافق لوگ جماعت میں موجود رہیں گے۔ مگر ہم ان کے خیالات پر سلسلہ کا قیاس نہیں کر سکتے۔ جیسی طرح کسی اعلیٰ درجہ کی چیز پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ادنیٰ درجہ کی چیز پر بھی سلسلہ کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ تمام لوگوں کی حالت کا قیاس ہمیشہ اوسط درجہ کے مومنوں پر کیا جاتا ہے۔ پس ہم اپنی جماعت کے افراد کا نہ انبیاء پر قیاس کر سکتے ہیں اور نہ منافقوں کو دیکھ کر ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے ان کی حالت کا اندازہ تمام مومنوں کی حالت پر قیاس کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔ پس اگر یہ مد الگ رہے تو ایک مومن کا اخلاص تسلی پا جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ مد الگ نہ ہو بلکہ چندہ عام میں ہی اسے شامل کر دیا جائے تو اس کا اخلاص تسلی نہیں پاتا۔ اور عام چندہ دینے کے باوجود اس کے دل میں حسرت رہ جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ سالانہ کی جو تحریک فرمائی تھی میں اس میں حصہ نہیں لے سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت کے دوست چندہ جلسہ سالانہ ہمیشہ الگ دیا کرتے تھے۔ اور چونکہ تمام انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اس لئے لوگ آپ کو روپیہ بھجوا دیتے تھے یا یہاں آتے تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ اور اس طرح ان کے دلوں میں سکینت پیدا ہو جاتی کہ انہوں نے نیکی کے اس شعبہ میں بھی حصہ لے لیا ہے"

خاکسار ناظر بیت المال عرض کرتا ہے کہ ہر جماعت کے عہدہ داروں کو اس امر کی تسلی کر لینی چاہئیے کہ اس بارہ میں ان کی جماعت کے کسی دوست کے دل میں کوئی حسرت تو نہیں رہ گئی؟ کیا ان کے تمام احباب کے دلوں میں یہ سکینت پیدا ہو چکی ہے؟ کہ انہوں نے نیکی کے اس شعبہ میں بھی حصہ لے لیا ہے۔ جن جماعتوں کو ابھی یہ اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ ان کے لئے ابھی موقعہ ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہمارا جلسہ بخیر و خوبی منعقد ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کے ذریعہ اس کا خرچ پورا نہیں ہوا

درخواست دعا: برادرم عبدالرشید صاحب انور کے رڑکے مکان پر سے گر پڑے ہیں اور اسے بہت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے۔ آمین۔

(مرزا شریف احمد ایجنٹ روزنامہ الفضل بدوملہی سیالکوٹ)

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاتا رہا ہے۔ بہت سی جماعتیں اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کر چکی ہیں۔ پانوے یا اسی فی صدی ادائیگی کر چکی ہیں۔ اس کے بعد جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسی فیصدی سے بڑھ چکی ہے۔ ان کے نام نیچے درج ہیں۔ صحابہ کرام۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ ان سب جماعتوں کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال و جان میں برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنی راہ میں بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور دوسری جماعتیں جن کی وصولی بہت کم ہے۔ انہیں پوری سنجیدگی سے اپنی پسماندگی کی وجوہات تلاش کر کے ان کا ازالہ کرنا چاہیئے تا سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ را پریل تک تمام جماعتیں اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرلیں۔

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

سو فیصدی وصولی

ضلع لائل پور:- ۱۴۷ ر ب چوہڑی۔ ۶۱ ج ب دھرووڈ ۱۳۲ گ ب
ضلع منٹگمری ۲۷۵ ای بی
ضلع سیالکوٹ:- درگانوالی۔ راڑکے
ضلع رحیم یارخان ۱۰۶ پی
ضلع میانوالی:- ۳۷ ایم ایل احمدیانوالہ

نوے فیصدی وصولی

ضلع ملتان:- علی پور
ضلع لاہور:- دہلی دروازہ
ضلع شیخوپورہ:- ۷۹ ر نواں کوٹ
ضلع سیالکوٹ:- چک قریشیاں۔ سلہریاں
ضلع تھرپارکر:- احمد آباد اسٹیٹ
ضلع گجرات:- نبگلہ ۱۸ ر

اسی فیصدی وصولی

ضلع لائل پور:- ۲۷۵ ر ب کرتارپور
ضلع شیخوپورہ:- ۱۶۹ ر گرمولا
ضلع گوجرانوالہ:- اکال گڑھ۔ رسول نگر
ضلع گجرات:- منڈی بہاؤالدین
آزاد کشمیر:- گوئی
مشرقی پاکستان:- بڑا کھالی

۲۹ ر ماہ رمضان اور سیکرٹریان مال تحریک جدید

۲۹ ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے مخلصین جماعت ہر ممکن کوشش کرتے ہیں لیکن چونکہ مقامی طور پر ادا کی ہوئی رقم مرکز میں پہنچنے کے لئے خاصا وقت لیتی ہے۔ اس لئے سیکرٹریان مال تحریک جدید کا فرض ہے کہ ماہ رمضان میں وہ رقم وصول کرتے ہی ایک چٹھی کے ذریعہ دفتر ہذا کو اس کی اطلاع بھجوا دیا کریں تاکہ کوئی مستحق مجاہد اس روایتی دعائیہ فہرست میں شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شامل ہیں۔ بندش پیشاب چار پانچ یوم سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (مرزا نذیر علی آف قادیان ریٹائرڈ صدر انجمن احمدیہ حال ربوہ)

مقصدِ زندگی — احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر۔ مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

نئے آئین کے بارہ میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی نشری تقریر کا متن

لاہور۔ صدر ایوب نے یکم مارچ کی رات ایک نشری تقریر میں نئے آئین کا مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے بتایا "ہم نے صدارتی نظام اس لئے اختیار کیا ہے کہ اس پر عمل کرنا آسان ہے۔ یہ ہماری تاریخ اور صلاحیتوں کے عین مطابق ہے اور اس سے ملک میں استحکام پیدا ہوگا۔ صدر نے کہا۔ "ہمارا مقصد ایسے نمائندہ ادارے قائم کرنا ہے جو عوام کی رضا کے تابع ہوں" آپ نے کہا "عوام کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے حکمرانوں کا آزادانہ انتخاب کریں۔ وہ حکمرانوں کو اقتدار سے محروم بھی کر سکیں گے۔

صدر نے نئے آئین کے بارے میں جو تقریر کی اس کا متن درج ذیل ہے۔

۸ راکتوبر ۱۹۵۸ء کو جب میں نے آپ سے ریڈیو پر خطاب کیا تھا تو میں نے آپ سے چند وعدے کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے مجھے ان میں سے بہت سے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائی باقی وعدوں میں سب سے اہم وعدہ آئین سے متعلق ہے اس سلسلے میں ۸ راکتوبر ۱۹۵۸ء کو میں نے یہ عرض کیا تھا۔

"میں صاف صاف اور غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ بالآخر ہمارا مقصد یہ ہے کہ جمہوریت کو بحال کیا جائے لیکن وہ جمہوریت اس طرز کی ہو جسے ہمارے عوام سمجھ سکیں اور چلا سکیں۔ وقت آنے پر آپ کی بے لاگ رائے دریافت کی جائے گی لیکن اس کا انحصار حالات پر منحصر ہے اس دوران میں ہمیں ابتری کو دور کرنا ہے اور ملک کے حالات کو استوار کرنا ہے"۔

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آج میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں کہ ہمارا آئین تیار ہے۔ اور اب میں اسے نافذ کر رہا ہوں۔

جن تجاویز کی بنیاد پر یہ آئین مرتب ہوا ہے ان کا مواد جمع کرنے اور اسے جانچنے پرکھنے میں بڑے غور و خوض اور محنت سے کام لیا گیا ہے۔

۱۷ر فروری ۱۹۶۰ء کو پاکستان کا آئین کمیشن قائم کیا گیا تھا یہ کمیشن مختلف شعبوں سے چنے ہوئے نامور ماہرین پر مشتمل تھا اور اس کا کام مجھے یہ مشورہ دینا تھا کہ پاکستان میں کن کن طریقوں سے ایسی جمہوریت قائم کی جا سکتی ہے جو (۱) انصاف، مساوات اور رواداری کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہو (۲) جو بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ دے سکے۔ (۳) جو قومی اتحاد کو مستحکم کرے اور (۴) ایک مضبوط اور پائیدار نظامِ حکومت قائم کرے۔

سوالنامے کے ۶۲۶۹ جوابات کو جانچنے اور ملک کے دونوں حصوں میں ۵۶۵ اشخاص سے مفصل گفت و شنید کرنے کے بعد کمیشن نے ۶ رمئی ۱۹۶۱ء کو اپنی رپورٹ مکمل کر کے پیش کر دی اس کے بعد خود کابینہ نے اور کابینہ کی مقرر کی ہوئی چند کمیٹیوں نے اس رپورٹ کی ہر شق اور جزو پر مزید غور و خوض کیا۔ اپنی موجودہ شکل میں یہ آئینی فیصلے مسلسل غور و فکر کا نتیجہ ہیں اور ماضی کی خامیوں، گزشتہ ساڑھے تین برس کے تجربات اور مستقبل کی ضروریات کی روشنی میں صحیح الارکان نے لاگ مخلصانہ اور بالغ نظر جائزے کا نچوڑ ہیں۔

میں ان سب اصحاب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کی تکمیل میں میری مدد کی۔ اس سلسلے میں سابق چیف جسٹس مسٹر شہاب الدین جو آئین کمیشن کے صدر تھے پیش پیش ہیں۔ انہوں نے نہایت اعلیٰ رپورٹ مرتب کی جو آئین کے لئے ایک اچھی بنیاد ثابت ہوئی۔ اس رپورٹ کو عنقریب شائع کیا جائے گا۔ میں مسٹر منظور قادر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے میرا ہاتھ بٹانے میں بڑی محنت اور کاوش سے کام لیا۔ مجھے بہت کم ایسے لوگ ملے ہیں جن میں ان دو اصحاب کی سی دیانتداری خلوص اور حب الوطنی پائی جاتی ہے۔

دستور کو ہم عام فہم انگریزی، بنگالی اور اردو میں کثیر تعداد میں چھاپ رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے پڑھیں اور سمجھیں عوام سے اسباب کی حمایت کی توقع اسی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ جب کہ وہ اسکے مفہوم اور اس کی روح کو پوری طرح سمجھ لیں۔ مجھے امید ہے کہ رفتہ رفتہ آپ آئین کی چھپی ہوئی کاپیاں حاصل کر کے اس کا تفصیلی مطالعہ کریں گے

چیدہ چیدہ پہلو

اس وقت میں آپ کے سامنے آئین کے چیدہ چیدہ پہلو اور اس کا مختصر سا خاکہ پیش کروں گا۔

ہمارا مقصد ایسے نمائندہ ادارے قائم کرنا ہے جو عوام کی رضا کے تابع ہوں۔ ان پر کون کون حکومت کرے اور کس طریق سے حکومت کرے۔ اس کا آخری فیصلہ عوام کے ہاتھ میں ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں عوام کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے حکمرانوں کا آزادانہ انتخاب کریں اور انہیں کرسی پر بٹھا بھی سکیں اور اٹھا بھی سکیں۔ یہ آئین کی بنیاد ہے۔

حکومت کا سربراہ صدر ہوگا۔ مرکز میں ایک مرکزی مجلس قانون ساز ہوگی۔ دونوں صوبوں میں بھی نامزد گورنروں کی سربراہی میں ایک ایک صوبائی مجلس قانون ساز ہوگی۔ ان سب کی میعاد پانچ پانچ سال ہوگی لیکن موجودہ انتخابات کے بعد صرف تین سال کی ہوگی جیسا کہ آئینی کمیشن نے تجویز کیا ہے۔

صدر اور مندرجہ بالا اداروں کا انتخاب بنیادی جمہوریتوں کے منتخب ممبر کریں گے۔ بنیادی جمہوریتوں کے اراکین کا انتخاب ملک کی اس تمام بالغ آبادی کے ذریعے ہوگا جسے رائے دینے کا حق حاصل ہے۔

عدلیہ کے اختیارات مرکز میں سپریم کورٹ اور دونوں صوبوں میں ایک ایک ہائی کورٹ کو حاصل ہوں گے۔

جو امور قومی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو ایک الگ فہرست میں درج کیا جائے گا اور ان کی ذمہ داری کلیۃً مرکز کے سپرد ہوگی۔ باقی سب امور صوبائی تحویل میں ہوں گے۔ تاہم مرکز کو ایسے صوبائی امور کے متعلق بھی قانون بنانے کا اختیار ہوگا جن کا واسطہ ملک کے دفاع اقتصادی ترقی اور دونوں صوبوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا ہوگا۔ ایسی ضرورت شاذ و نادر ہی پیش آئے گی۔ لیکن جب کبھی یہ ضرورت پیدا ہوئی تو قانون ۔ ۔ ۔ ۔ تو قومی اسمبلی بنائے گی۔ لیکن ان پر عملدرآمد صوبوں ہی کے سپرد ہوگا۔ یہ فیصلہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جو امور صوبائی سطح پر انجام پا سکتے ہیں۔ وہ صوبوں ہی کے اختیار میں رہنے چاہئیں۔

پالیسی کے اصول

پالیسی کے اصول دستور میں شامل کئے گئے ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کی ذمہ داری مملکت کے ہر ادارے اور فرد پر عائد ہوگی جو مملکت کی جانب سے کسی فرض یا کام پر مامور ہو یہ ذمہ داری فرائض کے تناسب سے عائد ہوگی۔ پالیسی کے بعض اصول یہ ہیں۔

(i)۔ مسلمانوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا کہ وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔
(ii)۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ۔
(iii)۔ پسماندہ علاقوں کی خوشحالی۔
(iv) پاکستان کے مختلف علاقوں کی متوازن ترقی
(v) دونوں صوبوں میں مساوات و توازن)

پالیسی کے یہ اصول کم و بیش وہی ہیں جو سابق دستور میں رہنما اصولوں کی حیثیت سے شامل تھے۔

اصول قانون سازی کی اساس بنیادی شخصی حقوق پر ہوگی۔ اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ قانون ساز اس اصول کے پابند ہیں۔

ملک کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ صدارت اور قانون ساز اداروں کے لئے صحیح قسم کے لوگ منتخب ہوں۔ اس لئے مملکت ہر امیدوار کو ووٹروں سے پورے طور پر متعارف کرانے اور ووٹروں کو امیدوار کی صلاحیت پرکھنے کی ہر ممکن سہولت بہم پہنچائے گی

کسی سیاسی جماعت کے قیام کی اجازت نہ ہوگی جب تک کہ قومی اسمبلی کے اپنے ایکٹ کے ذریعے اس کی اجازت نہ دے۔

آئین کے تحت اسلامی نصب العین کے متعلق ایک مشاورتی کونسل قائم کی جائے گی۔ یہ کونسل ایسے اشخاص پر مشتمل ہوگی جو دینیات، قانون، اقتصادیات نظم و نسق وغیرہ میں نامور ہوں۔ اسلامک ریسرچ سنٹر اس ادارے کی مدد کرے گا۔ اگر کسی مجوزہ قانون کے متعلق صدر یا اسمبلیوں کو کسی قسم کا شبہ ہو تو وہ اس کونسل سے مشورہ کریں گے تاکہ سب قوانین اسلام کے تقاضوں اور اصول قانون سازی کے مطابق ہوں۔ کونسل کے مشورے مخفی نہیں رکھے جائیں گے بلکہ ان کی عام اشاعت کی جائے گی۔

دستور میں ترمیم اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ قومی اسمبلی کے دو تہائی اراکین اور صدر متفق ہوں ایوان کی تین چوتھائی اکثریت صدر کے ویٹو کو مسترد کر سکتی ہے۔ بجز ان صورتوں کے کہ صدر معاملہ کو استصواب رائے عامہ کے لئے پیش کرے یا اسمبلی کو توڑ دے اور خود دوبارہ انتخاب لڑے۔

یہ تو ہوا دستور کا مختصر خاکہ۔ اب میں مختلف اداروں پر علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بات کروں گا

صدر

صدر مسلمان ہوگا اور انتظامیہ کا سربراہ ہوگا وہ اپنے فرائض منصبی میں مدد کے لئے وزیروں کا تقرر بھی کرے گا۔ اگر کوئی نامزد وزیر قانون ساز اسمبلی کا رکن بھی ہو تو اسے ایوان کی رکنیت سے دستبردار ہونا پڑے گا۔

وزیروں کو ایوان کے اجلاس میں شرکت کا حق ہوگا۔ لیکن انہیں ووٹ دینے کا حق نہ ہوگا۔ وزیروں کی معاونت کے لئے قومی اسمبلی کے اراکین میں سے پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر کیا جائے گا جو اس تقرر کے باوجود ایوان کے رکن رہیں گے۔

اسمبلی کے پاس شدہ بلوں پر صدر کی منظوری لازمی ہوگی۔ اسمبلی کی دو تہائی اکثریت صدر کے ویٹو کو مسترد کر سکے گی۔

جب اسمبلی کا اجلاس جاری نہ ہو تو صدر کو آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔ ایسے آرڈیننس کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہوگی اور چھ مہینے گزرنے پر ہر آرڈیننس کالعدم ہو جائے گا تاوقتیکہ اسمبلی اسے قانون کی حیثیت نہ دیدے۔

صدر بعض صورتوں میں اسمبلی کو توڑ سکے گا۔ ایسی صورت میں اسے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے لئے اپنا انتخاب بھی دوبارہ کرنا پڑے گا۔

اسمبلی کی تین چوتھائی اکثریت صدر پر بداعمالی کے الزام میں مواخذہ کر سکتی ہے جسمانی یا دماغی معذوری کی صورت میں بھی اسے اسی طریقے سے عہدے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ تاہم اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ تحریک کی روک تھام کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اگر تحریک کے محرک اپنی تائید میں ایوان کے نصف اراکین کی حمایت بھی حاصل نہ کر سکیں تو وہ ایوان کی رکنیت سے محروم ہو جائیں گے۔ (باقی)

"بعض فوجی عناصر کے طرزِ عمل سے دنیا میں ترکیہ کا وقار گر گیا ہے"

ترکیہ کے ایوانِ نمائندگان میں وزیر اعظم عصمت انونو کا اعلان

انقرہ ۵؍ مارچ۔ ترکیہ کے وزیر اعظم عصمت انونو نے کل یہاں ایوانِ نمائندگان کو بتایا کہ فوج کے ایک حصہ کے طرزِ عمل اور سیاست میں اس کی دخل اندازی سے دنیا میں ترکیہ کا وقار بڑی حد تک گر گیا ہے جنرل عصمت انونو ترکیہ کی چار سیاسی جماعتوں کی جانب سے پیش کئے گئے ایک مسودہ قانون کے بارے میں تقریر کر رہے تھے؛

اس مسودہ قانون میں کہا گیا ہے کہ تمام غیر جمہوری سرگرمیوں سے مئی ۱۹۶۰ء کے فوجی انقلاب کی روح کو جو خطرہ ہے انہیں ختم کیا جائے مسودہ قانون میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کا بالراست یا بالواسطہ خطرہ پیدا کرنے والے افراد کو ایک سے پانچ سال تک سزائے قید دی جائے۔ انقرہ یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے سربراہ نے کہا ہے کہ اس مسودہ قانون سے ترکیہ کے آئین یا عوام کی بنیادی آزادی کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ اس مسودہ قانون میں ان افراد کے خلاف بھی اقدام کرنے کے لئے کہا گیا ہے جو مئی ۱۹۶۰ء کے فوجی انقلاب کو غیر قانونی کہتے ہیں۔

وزیر اعظم عصمت انونو نے ارکان سے دریافت کیا کہ کیا وہ چاہتے ہیں کہ فوج کو ہمیشہ کے لئے سیاست سے الگ رکھا جائے اس پر اکثر نمائندوں نے باآوازِ بلند "ہاں" کہا۔ وزیر اعظم نے نمائندوں سے کہا کہ وہ متفق ہو کر اس مسودہ قانون کی حمایت میں ووٹ دیں۔ چنانچہ مسودہ قانون بہ اتفاق رائے منظور کر لیا گیا۔ کسی رکن نے بھی خلاف ووٹ نہیں دیا+

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر
جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ لاہور کے عام اجلاس مورخہ ۲-۳-۶۲ میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی:-

جماعتِ احمدیہ لاہور حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مرحوم کی وفات پر اپنے دلی صدمہ اور رنج کا اظہار کرتی ہے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم غایت درجہ مخلص اور بے انتہا قربانیاں کرنے والے بزرگ تھے۔ دین کے لئے مالی جہاد میں اور اشاعتِ لٹریچر میں جو بے نظیر خدمات آپ نے سرانجام دیں ان کو آئندہ نسلیں کبھی فراموش نہیں کر سکیں گی۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی وفات ایک جماعتی اور دینی سانحہ ہے۔ اس سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی اپنے خاص انعام فضل اور رحم سے پُر کر سکتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ انعام ان کو عطا فرمائے اور ان کی اولاد اور آل اور دیگر اقارب کو انہی کی طرح دین کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق وافر عطا فرمائے اور ان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی صحیح توفیق عطا فرمائے اور اپنی خاص رحمت سے صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین +

اسد اللہ خان
امیر جماعت احمدیہ لاہور ۲/۳/۶۲

ضروری اعلان

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۶۳-۱۹۶۲ء جماعتوں کو مورخہ ۵/۲/۶۲ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ ممبران مجلس مشاورت اپنی کاپیاں ہمراہ لیتے آئیں۔ البتہ جس جماعت کو ممبران کی تعداد سے کم کاپیاں ملی ہوں گی انہیں زائد کاپیاں دیدی جائیں گی+

(ناظر بیت المال)

چھری، ٹروکار اور اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جو جانوروں کو مہلک اور خوفناک قسم کا اپھارہ ہو جاتا ہے۔ چھری اور ٹروکار گھونپنے کے بجائے "اکسیر اپھارہ" (اکسیر پیٹ) کے ایک پیکٹ سے یہ اپھارہ پندرہ منٹ کے اندر اندر غائب ہو جاتا ہے۔ اپنے علاقہ میں اس دوا کو فروخت کر کے ثواب اور شہرت حاصل کریں۔

تفصیلات کے لئے رسالہ مفت طلب کریں۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن چھ روپے ۲۴ یا اس سے زیادہ منگوانے پر خرچ ڈاک وپیکنگ بذمہ کمپنی+

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

بل پیٹ درد اور قولنج کی ایک نہایت قابل تعریف دوا۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

شفا ہومیو لیبارٹریز۔ ربوہ

اگر آپ کو نئی لمیٹڈ کمپنی بنوانے کی
ضرورت
ہو تو

• ہمارے دیرینہ تجربہ اور صحیح علم سے فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ آپ غیر ضروری اخراجات بلاوجہ دقت اور غیر معمولی تاخیر سے محفوظ رہیں۔ فوری ضرورت کے وقت ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۰۲ کے ذریعہ رابطہ پیدا کر سکتے ہیں۔

انشاء اللہ خاں اینڈ کو، آڈیٹران، تھارنٹن روڈ نزد رتن باغ لاہور

نہایت عمدہ اراضی برائے فروخت

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سات ایکڑ عمدہ قسم کی زرعی اراضی۔ جو خاص ڈسکہ میں ہے قابل فروخت ہے۔ سارا رقبہ چاہی ہے اور شہر کے بالکل قریب ہے خواہش مند احباب اپنی آفر اور مزید معلومات اگر قابل دریافت ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

شیخ فضل قادر
محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا

خاکسار کو مورخہ ۱۷؍ جون ۱۹۶۱ء کو چناب ایکسپریس میں ایک سخت حادثہ برداشت کرنا پڑا تھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی دعاؤں سے خاکسار کو ایک لمبے علاج کے بعد صحت حاصل ہو گئی تھی۔ مگر اب گذشتہ ماہ سے دوبارہ ٹانگ میں تکلیف محسوس ہو رہی ہے اور ورم ہو گیا ہے۔ خاکسار فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے مگر خاص افاقہ نظر نہیں آ رہا۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس تکلیف سے نجات دے اور صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(عزیز الرحمٰن خالد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ مجھے بعض پریشانیوں کا سامنا ہے بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(شریفاں بیگم محلہ دارالنصر ربوہ)

۳۔ بندہ کا چھوٹا لڑکا طاہر خالد کئی دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرحمٰن عزیز)

۴۔ میری امی جان اہلیہ چوہدری اللہ بخش صاحب گارڈ خانپور کی صحت اکثر خراب رہتی ہے آج کل زیادہ بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء اللہ جناح ہسپتال کراچی)

۵۔ میری بڑی لڑکی درد گردہ سے بیمار ہے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد امین خان صدر جماعت احمدیہ بنوں)

(۶) میرے خسر حکیم سید نعمت علی شاہ صاحب بہاولپور میں شدید طور پر بیمار ہیں نیز میری اہلیہ بھی بیمار ہے ہر دو کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید امتیاز احمد راولپنڈی)

ولادت

میری چھوٹی ہمشیرہ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کو ۱۱ فروری ۱۹۶۲ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے نومولود کا نام منور احمد تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو خادمِ دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

(محمد عبداللہ نلکہ ساز ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد لنسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے